بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر مہتمم و منیجر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

البدر

محمد افضل ایڈیٹر

نمبر ۷ | قادیان دار الامان - ۱۱ - رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۲ - دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد اول

البدر

جسطرح کہ جب چاند اپنے کمال پر پہنچا ہوا ہوتا ہے اور اس کی چاندنی فرش زمین پر چھٹکی ہوئی ہوتی ہے اور ہر نوع کا آدمی اپنے اپنے مذاق پر اوس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اس روشنی سے ایک خاص قسم کا نور در و دیوار اور شجر و حجر پر آیا ہوا ہوتا ہے کہ یکایک ایک بادل کا ٹکڑا اوس چاند کے مقابل آتا ہے اور اس کی روشنی کو مات کر دیتا ہے اور مسافر جو اوس چاندنی پر نازاں اپنے گھر سے لالٹین لیکر نہ نکلا تہا اسے بھی فکر پڑتی ہے کہ اب اندھیرے میں ٹھوکریں لگینگی غرض کہ اوس بادل کے ٹکڑہ کے درمیان آجانے سے ہر ایک کے لطف میں فرق آجاتا ہے اور ایک قسم کی بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اسیطرح ہمارے البدر نے ٹھیک اپنے وقت پہ طلوع کیا اور طلوع کرتے ہی مستعد دلوں کی زمین اس سے منور ہوئی اور اس کی روشنی سے ہر ایک نے اپنے اپنے مذاق پر مستفید ہونا چاہا کہ چند ایک ابتلا اور مشکل کے بادل سامنے آگئے اور وہ تمام آب و تاب جاتی رہی اور بجائے لطف کے ایک بدمزگی پیدا ہوئی ۔ مگر ہمیں امید ہے کہ خدا تعالے کے فضل اور کرم کی ہوا بادلوں کو اڑا کر لیجاویگی اور البدر اپنی خوشنما روشنی سے اہل دل کے دلوں کی زمینوں کو منور کرتا رہیگا ۔ مشکلات کے جو بادل البدر کے سامنے حجاب تھے انمیں سے بہت تو فضل خدا کی ہوائیں اڑا کر لیگئیں ہیں جس سے ہمیں امید ہے کہ باقی بھی بہت جلد اڑ جاوینگے اور پھر البدر بڑی صفائی سے اس ظلمت بھری راتمیں اپنے منور چہرہ سے دلوں اور آنکھوں کو انشاء اللہ پر نور کرتا رہیگا +

تخفیف قیمت کے متعلق ضروری اطلاع

البدر نمبر ۱ میں شائع کیا تہا کہ اگر تین اشخاص ایک پتہ اور مقام پر ۳ کاپی البدر کی خریدیں تو ہم انکو ۶ سال میں دیوینگے لیکن پیچھے معلوم ہوا کہ حساب میں غلطی ہوئی ہے اور اسطرح سے قریب ۲ کے فی پرچہ ہمیں نقصان ہے اس لئے اب ہم اطلاع دیتے ہیں کہ ایسے مجموعی خریداروں سے ۱۲ فی پرچہ لیا جاویگا کیونکہ اس صورت میں ہم صرف محصولڈاک میں رعایت خریداروں کو دینا چاہتے ہیں نہ کہ اصل قیمت میں وہ خود حساب کر کے دیکھ لیں +

ماہ رمضان المبارک

یہ مہینہ ایک بڑا بابرکت مہینہ ہے حتی الوسع اس میں ہر ایک کو روزہ رکھنا چاہئے اس کے بارہ میں حضرت اقدس کی تقریر اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے ایک خطبہ کا خلاصہ ہم نے اس نمبر میں درج کیا ہے اسے غور سے مطالعہ کر کے اوس پر عمل درآمد کی توفیق اللہ تعالے سے طلب کرنی چاہئے +

درخواست خریداری

البدر کی نسبت بعض احباب لکھدیتے ہیں کہ فلاں کے نام جاری کیا جائے مگر اوس میں کوئی تصریح اس امر کی نہیں ہوتی کہ وی پی کیا جاوے یا نہ لہذا اس امر کو واضح کر کے لکھنا چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ سردست البدر کی ضروریات ہرگز اس بات کی مقتضی نہیں ہیں کہ وہ کسی کے نام مابعد کے وعدے پر جاری ہو ۔ اور جو بعض احباب کے نام وی پی روانہ کرنے کی بابت تحریر فرماتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ اول وہ ان کو بذریعہ خط و کتابت کے قطعی فیصلہ کر لیا کریں کہ وہ اخبار ضرور لیوینگے یا نہ اور بصورت واپسی وی پی وہ اس کے اخراجات کے متکفل ہوا کریں کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ اسطرح سے بعض وی پی واپس آ گئے ہیں اور کارخانہ کو فی وی پی ۱ر کا نقصان ہوتا ہے اور وقت اور محنت الگ ضائع جاتی ہے +

تاپ تلی یعنی طحال کا ایک مجرب علاج

سہاگہ ۔ صبر سقوطری ۔ نوسادر ۔ پھٹکڑی ۔ قلمی شورہ
تولہ ۲ تولہ تولہ تولہ تولہ

میتھی سفید + جوکھار + بائبڑنگ + کلونجی + رائی ملتانی
تولہ تولہ تولہ تولہ تولہ

نمک سیاہ + نمک لاہوری + نمک سانبھر + دار فلفل
تولہ تولہ تولہ تولہ

ان تمام ادویہ کو کوٹ چھانکر ایکتولہ تیزاب گندہک خالص اسمیں ڈال دیں اور کھرل کریں اور گھیکوار (کوار گندل) کے لعاب میں بقدر کنار (کوکن بیر) گولیاں بنا دیں اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو کہا لیا کریں +

اور ذیل کا پلستر بنا کر مقام طحال پر لگا دیں ۔

زراوند ۔ صمغ عربی ۔ کتیرہ گوند ۔ اشق ۔ سرکہ انگوری خالص
۲ ماشہ ماشہ ماشہ ۲ ماشہ ۲ تولہ

تمام خشک ادویہ کو کوٹکر سرکہ ملا کر حل کریں ۔ اور طحال کے برابر ایک پارچہ برابر لیکر اس پر بطور پلستر لگا دیویں ۳ دن تک برابر لگا رہے اور جس قدر کپڑا خشک ہو ہو کر مقام سے اٹہتا آوے اسے قینچی سے کاٹتے رہیں ۹ دن میں یہ پلستر تین دفعہ لگا دیں

مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر قریب ۸ بجے کے حضرت اقدس سیر کے واسطے تشریف لائے طاعون کے ذکر پر ایک جگہ فرمایا کہ خدا کا وجود ثابت ہو رہا ہے مجھے تو اسی مین مزا آتا ہے ساری جڑ تقوے اور طہارت ہے اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اس کی آبپاشی ہوتی ہے اور نفسانی جذبات دبتے ہین ✤

پھر اعجاز احمدی اور اپنے سلسلہ کی بے نظیر ترقی پر فرمایا کہ اگر کذاب کا یہ حال ہے تو پھر صدق کی مٹی پلید ہے ان لوگون مین ایسی روحین بھی ہین جن پر ایک سخت انقلاب آویگا جیسے آنحضرت کے زمانے مین ابوسفیان ایک بڑا ضعیف القلب اور کم فراست والا آدمی تھا جب آنحضرتؐ نے مکہ پر فتح پائی تو اسے کہا کہ تجھ پر واویلا ✤

اس نے جواب مین کہا اب سمجھ آگئی کہ تیرا خدا سچا ہے اگر ان بتون مین کچھ ہوتا تو یہ ہماری اس وقت مدد کرتے۔ پھر جب اسے کہا گیا کہ تو میری نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اس نے تردد ظاہر کیا اور اس کی سمجھ مین توحید آئی اور نبوۃ نہ آئی ✤ بعض مادے ہی ایسے ہوتے ہین کہ انمین فراست کم ہوتی ہے جو توحید کی دلیل تھی وہی نبوت کی دلیل تھی مگر ابوسفیان اسمین تفریق کرتا رہا اسیطرح سعید لوگون کے دلونمین اثر پڑ جاویگا سب ایک طبقہ کے انسان نہین ہوتے کوئی اول جیسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کوئی اوسط درجہ کے اور کوئی آخر درجہ کے میری ایک پرانی وحی ہے یخرون للاذقان سجدا ربنا اغفر لنا انا کنا خاطئین یعنے پیچھے آنے والے کہینگے انکے لئے آگے خوشخبری بھی ہے لا تثریب علیکم الیوم محمد حسین کو فرعون کہا گیا ہے اور نذیر حسین کو ہامان تو ہامان کو ایمان نصیب نہوا اسیطرح نذیر حسین بے نصیب گیا اور میرا استنباط ہے کہ جسطرح فرعون نے امنت بہ بنی اسرائیل کہا تھا ویسے ہی یہ بھی کہیگا۔ محی الدین ابن عربی نے کہا ہے کہ قرآن سے یہ ثابت نہین کہ فرعون جہنم مین جاوے گا یہ ہے کہ اس نے اپنی قوم کو جہنم مین ڈالا شاید یہ رعایت اس کے ساتھ اس لئے ہو گئی کہ اسی نے موسیٰ کو پالا۔ پرورش کیا تعلیم دلوائی تربیت کی مگر ہمارے آنحضرت صلعم کو دوسرے کی تربیت کا ذریعہ نہین ملا صرف خدا نے ہی کی ✤

سیر سے واپس ہوتے ہوئے ایک صاحب حافظ نے آپ سے مصافحہ کیا اور عرض کی کہ مین نابینا ہون ذرا کھڑے ہو کر میری عرض سن لین حضور کھڑے ہو گئے اس نے کہا مین آپ کا عاشق ہون اور چاہتا ہون کہ غفلت دور ہو حضرت اقدس نے فرمایا کہ نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہین نماز مین دعا کرنی چاہیئے کہ مجھ مین اور میرے گناہ مین دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسیوقت منظور ہو جاوے جلدی کرنی اچھی نہین ہوتی زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہین کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنیوالا بے نصیب ہوتا ہے نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہین کرتے۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بدنصیب دیکھے گئے ہین اگر ایک انسان کنوان کھودے اور ۲۰ ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت صبر سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھودے تو گوہر مقصود پالیوے۔ یہ خدا کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے اگر ہر ایک نعمت آسانی سے ملجاوے تو اس کی قدر نہین ہوا کرتی سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

گر بنا شد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

مخالفت نفس بھی ایک عبادت ہے۔ انسان سویا ہوا ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ اور سوئے مگر وہ مخالفت نفس کر کے مسجد جاتا ہے تو اس مخالفت کا بھی ایک ثواب ہے اور ثواب نفس کی مخالفت تک ہی ہوتا ہے ورنہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو پھر ثواب نہین ہوتا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ جب آدمی عارف ہو جاتا ہے تو اس کی عادۃ کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ جب نفس مطمئنہ ہو گیا امارہ نہ رہا تو ثواب کیسے رہا نفس کی مخالفت کرنیسے ثواب تھا وہ اب رہی نہین قرآن شریف مین ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان پ ۲۷ یعنی وہ جنت مین داخل ہو گیا اور اس کا درجہ ثواب کا نہ رہا تو یہ بات بے صبری سے نہین ملتی انسان کو یہانتک صبر کرنا چاہیئے کہ اس کا دل یقین کر لے کہ میرے جیسا کوئی صابر نہین آخر خدا تعالیٰ مہربان ہو کر دروازہ کہول دیتا ہے اسیطرح ایک اور بزرگ کا قول ہے جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو تمام عبادتین ساقط ہو جاتی ہین اس کے یہ معنے نہین ہین کہ وہ عبادات ترک کر دیتا ہے بلکہ یہ ہین کہ عبادات کی بجا آوری مین جو اسے تکلیف ہوتی تھی وہ ساقط ہو جاتی ہے۔ اب عبادات محبوبات نفس مین شامل ہو گئین جیسے اور کہانا پینا وغیرہ۔ اس کے محبوبات نفس تھے ایسے ہی نماز روزہ ہو گیا خدا تعالیٰ جیسا وفادار اور کوئی نہین دوستی اور اخلاص کا حق جیسے وہ ادا کر سکتا ہے اور کوئی نہین کر سکتا انسان بڑے جوش والا ہے وہ صبر سے حقوق ادا نہین کر سکتا۔ جلدی بے صبر نہین ہونا چاہیئے (خدا تعالیٰ ہمین اور ہمارے تمام بھائیون کو صبر کی توفیق عطا کرے اور اپنی محبت اور ذوق اور شوق سے بہرور کرے آمین ایڈیٹر)

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً ہمارے پاس آتے رہین اور کچھ دن یہان رہا کرین انسان کا دماغ جیسے خوشبو سے حصہ لیتا ہے ویسے ہی بدبو سے بھی حصہ لیتا ہے اسیطرح زہریلی صحبت کا اثر اس پر ہوتا ہے ✤

مخالفین کی موجودہ حالت پر فرمایا کہ مکہ معظمہ کی حالت کا تو کسی نے معائنہ نہین کیا مگر اب اس وقت کی حالت دیکھکر پتہ لگتا ہے کہ ایسا ہی حال اوس وقت تھا۔

ابوجہل کو فرعون کہا گیا ہے مگر میرے نزدیک وہ تو فرعون سے بڑھکر ہے فرعون نے تو آخر کہا کہ امنت بہ بنی اسرائیل پ ۱۱ مگر یہ آخر تک ایمان نہ لایا مکہ مین سارا فساد اسیکا تھا اور بڑا متکبر اور خود پسند عظمت اور شرف کو چاہنے والا تھا اس کا اصل نام بھی عمرو تھا اور یہ دونون عمرو مکہ مین تھے خدا کی حکمت یہ کہ ایک عمرو کو تو کھینچ لیا اور ایک بے نصیب رہا اس کی روح تو دوزخ مین جلتی ہو گی اور حضرت عمرو نے مسند چھوڑ دی تو بادشاہ ہو گئے جیسے ان شانئک ھو الابتر آنحضرت کے حق مین ہے ...... یہ کمبخت رسول اللہ صلعم کو جسمانی اور روحانی طور پر ہر دو طرح ابتر قرار دیتے ہین حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے انا اعطینک الکوثر یہان کوثر کا قرینہ فصل لربک وانحر ہے نحر اولاد کے لئے ہوتا ہے کہ جب عقیقہ ہوتا ہے تو قربانیان دیتے ہین پس اگر نبی کریم کی اولاد نہ روحانی ہوتی نہ جسمانی تو نحر کس کے لئے آیا ✤

اسوقت قرآن کی عظمت بالکل دلونمین نہین رہی عبداللہ غزنوی صاحب کا بھی ایک کشف ہے جو اس کے متعلق تھا کہ اس مین ان کو الہام ہوا تھا کہ ھذا کتابی ھذا عبادی فاقرأ کتابی علی عبادی۔

عمرو رضؓ نے کسی سے پوچھا کہ آپ بڑے غصے والے ہوتے تھے اب غصہ مسلمان ہونیسے دور ہو گیا فرمایا دور تو نہین ہوا معتدل ہو گیا ہے اور اب اپنے ٹھکانے پر چلتا ہے ✤

ظہر و عصر ظہر کیوقت حضرت اقدس نے نماز سے قبل قدرے مجلس کی لاہور سے چند احباب آئے تھے ان سے ملاقات کی عصر کی نماز بھی حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر و سیر فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی اور حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے آتے ہی فرمایا کہ آج ہی دن سیر ہے کل سے انشاء اللہ روزہ شروع ہوگا تو چار پانچ دن تک سیر بند رہیگی تاکہ طبیعت روزے کی عادی ہو جاوے اور تکلیف محسوس نہ ہو ✤

اعجاز احمدی کی نسبت اڈیٹر صاحب الحکم نے سنایا کہ شحنہ ہند نے لکھا ہے کہ شروع سال میں اس کا جواب اعجازی طور پر شائع ہوگا اور اسلئے ۳ ہزار روپیہ لوگون سے طلب کیا ہے کہ اس روپے سے وہ کتاب تصنیف کر کے شائع کریگا اور دس ہزار انعام لے لیوے اسطرح سے ۱۳ ہزار روپیہ وہ لینا چاہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ کیمیاگر دہوکہ یار اسیطرح نادانون کو دہوکہ دیکر لوٹا کرتے ہین ✦

مخالفت پر فرمایا کہ اس سے تحریک ہوکر نشان ظاہر ہوتے ہین اور مخالفون کی تحریک ایسی ہے جیسے کہ (کل رشتین) سے ایک کنوان نکالا جاوے ورنہ موافقین جو آمنا کہکر چپ کر گئے اُن سے کیا تحریک ہوسکتی ہے اعجاز احمدی سے خود لوگ اس نتیجہ پر پہنچ جاوینگے کہ قرآن دانی اور عربیت کی اصل جڑ ادہنیں لوگونمین ہے (احمدیہ مشن مین) کیونکہ وہ نتیجہ نکال لینگے جن کی عربی دانی یہ ہے کہ اس کی مثل لوگ نہین لا سکتے تو ضرور ہے کہ قرآن دانی بھی انہین مین ہو اعجاز احمدی مین بہت سی پیشگوئیان بھی کی ہین اور ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ سین من مثلہ کے یہ معنے بھی اکثر مفسرین نے کئے ہین اگر مقابلہ مین کوئی لکہکر لاوین تو اسمین پیشگوئیان بھی اسیطرح ہون جیسے قرآن شریف مین ہین

ایک ذرہ حرکت اور سکون نہین کر سکتا جب تک آسمان پر اول حرکت نہ ہو ذلت وجودی کی اس سے ہے کہ وہ اسمقام پر لغزش کہا جاتا ہے طریق تادب یہ تہا کہ اسمقام پر ٹہر جاتے اور جو فرق عبد اور معبود کا ہے اُس سے آگے نہ بڑہے مگر وہ ایسے طریق پر ہین کہ عملی حالتین رہے جاتے ہین نماز روزہ سے آخر کار فارغ ہو بیٹھتے ہین۔ بہنگ وغیرہ مسکرات استعمال کرنے لگ جاتے ہین دہریت مین اور انمین انیس بیس کا فرق ہے اور انکی بیبا کی دلالت کرتی ہے کہ اس فرقہ مین خیر نہین ہے عیسائیون نے ایک کو خدا بنا کر آگ لگائی اور انہون نے ہر ایک وجود کو خدا بنایا ہندو پر بھی انکا بد اثر پہنچا ہے۔ حرمت کی پرواہ نہین ہے اسلئے مزامیر وغیرہ سب جائز رکھتے ہین صورت پرست ہوتے ہین نامحرمون پر بدنظری کرتے ہین اس زمانہ کا بگاڑ سخت ہے ✦

اصل تقویٰ جس سے انسان دہویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیا آتے ہین وہ دنیا سے اُٹھ گیا ہے کوئی ہوگا جو قد افلح من زکھا کا مصداق ہوگا پاکیزگی اور طہارت عمدہ شے ہے انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اوس سے مصافحہ کرتی ہین لوگون مین اس کی قدر نہین ہے ورنہ اُن کی لذات کی ہر ایک شے حلال ذرائعہ سے انکو ملے چور چوری کرتا ہے کہ مال ملے لیکن اگر وہ صبر کرے تو خدا اُسے اور راہ سے مالدار کردے اسیطرح زانی زنا کرتا ہے اگر صبر کرے تو خدا اس کی خواہش کو اور راہ سے پوری کردے جسمین اوس کی رضا حاصل ہو حدیث مین ہے کہ کوئی چور چوری نہین کرتا مگر اس حالت مین کہ وہ مومن نہین ہوتا اور زانی زنا نہین کرتا مگر اس حالت مین کہ وہ مومن نہین ہوتا۔ جیسے بکری کے سر پر شیر کہڑا ہو تو وہ گہاس بھی نہین کہا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگون کا نہین ہے اصل جڑ اور مقصود تقوے ہے جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اس کے ممکن نہین ہو کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے انسانی حکومتون کے احکام گناہون سے نہین بچا سکتے حکام ساتھ ساتھ تو نہین پہرتے کہ انکو خوف رہے انسان اپنے آپکو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجہتا ہے اُس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہین کرتا کہ خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ اگر وہ یہ سمجہتا تو گناہ نکرتا۔ تقوے سے سب شے ہے قرآن نے ابتدا اسی سے کی ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین سے بھی مراد تقویٰ ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرأت نہین کرتا کہ اسکو اپنی طرف منسوب کرے اور اُسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پہر اُسی سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے پہر دوسری سورۃ بھی ھدی للمتقین سے شروع ہوتی ہے نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ سب اسیوقت قبول ہوتا ہے جبکہ انسان متقی ہو اُس وقت خدا تمام داعی گناہ کے اُٹہا دیتا ہے بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے جس شے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اُسے خبر نہین ہوتی ✦

ایک اور آیت قرآن شریف مین ہے ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا الخ پ ۲۴ ع ۱۸ اس سے بھی مراد متقی ہین ثم استقاموا یعنی اُنپر زلزلے آئے ابتلا آئے آندھیان چلین مگر ایک عہد جو اس سے کر چکے اس سے نہ پہرے پہر آگے خدا فرماتا ہے کہ جب انہون نے ایسا کیا اور صدق اور وفا دکہلایا تو اس کا اجر یہ ملا تتنزل علیہم الملائکۃ یعنی انپر فرشتے اُترے اور کہا کہ خوف اور حزن مت کرو تمہارا خدا متولی ہے وابشروا بالجنۃ التی کنتم بہ توعدون اور بشارت دی کہ تم خوش ہو اس جنت سے اور اس جنت سے یہان مراد دنیا کی جنت ہے جیسے ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ پہر آگے ہے نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ دنیا اور آخرت مین ہم تمہارے ولی اور متکفل ہین بعض لوگ ولمن خاف مقام ربہ جنتان کی آیت کے معارض ایک حدیث پیش کیا کرتے ہین الدنیا سجن للمومن الدنیا سجن للمومن اس کے اصل معنے یہ ہین کہ مومن کئی قسم کے ہوتے ہین فمنہم ظالم لنفسہ و منہم مقتصد و منہم سابق بالخیرات پ ۲۲ ع ۱۶ مقتصد سے مراد نفس لوامہ والے ہین اور یہ تکالیف نفس لوامہ تک ہوتی ہین کہ اس مین انسان کے ساتھ کشاکش نفس امارہ کی ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ راحت اور آرام کے یہ بات اختیار کر اور لوامہ وہ نہین کرتا اس وقت انسان مجاہدہ کرتا ہے اور نفس امارہ کو زیر کرتا ہے اور اسیطرح جنگ ہوتی رہتی ہے حتی کہ امارہ شکست کہا جاتا ہے اور پہر نفس مطمئنہ رہ جاتا ہے۔ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ پ ۳۰ ع ۱۴ یعنی تو بہری جنت مین داخل ہو جا اور اسی وقت ہو جا اور مومن کا جنت خود خدا ہے یعنی جب وہ خدا کے بندون مین داخل ہوا تو خدا انوا نہین مین ہے اور وہ اس کے عباد مین آگیا تو اب اس حالت مین وہ سجن کہان رہا۔ ایک مرتبہ ہوتا ہے کہ اس وقت تک وہ تکالیف مین ہوتا ہے جیسے جب کوان کہودا جاوے تو اُس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ پانی نکل آوے مطمئنہ ہونا اصل مین پانی نکالنا ہے جب پانی نکل آیا اب کہودنے کی ضرورت نہین ہے تو اس آیت مین ظالم سے مراد نفس امارہ والے اور مقتصد سے مراد لوامہ والے اور سابق الخیرات سے مراد مطمئنہ والے ہین پوری تبدیلی زندگی مین جب تک نہ آوے تب تک جنگ رہتی ہے اور لوامہ تک یہ جنگ ہے جب یہ ختم ہوئی تو پہر دار النعیم مین آجاتا ہے اس وقت اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اس کی مرضی خدا کی مرضی ہوتی ہے اور ان باتون مین لذت اوٹہاتا ہے جن سے خدا خوش ہوتا ہے ایک عارف جس کی خدا سے ذاتی محبت ہو جاوے تو اگر خدا اُسے بتلا بھی دیوے کہ تو دوزخی ہے خواہ عبادت کر خواہ نکر تو اس کی خوشی اسی مین ہوگی کہ خواہ دوزخ مین جاؤن مگر مین ان عبادات سے رک نہین سکتا جیسے افیمی کو جب افیم کی عادت ہو جاتی ہے تو اُسے کیسی ہی تکالیف ہون اور خواہ گھلتا ہی جاتا ہے مگر افیم کو نہین چہوڑتا جسطرح دنیا مین نوجوانون کو ہم دیکھتے ہین کہ اُن کو ایک دھن جب لگجاوے تو خواہ والدین کتنا روکین منع کرین مگر وہ کسی کی نہین سنتے اور اس دھن کی خوشی مین تکالیف کا بھی خیال نہین ہوتا ایسی ہی اُس مومن عارف کامل کا حال ہوتا ہے کہ اُسے اس بات کا خیال بھی نہین ہوتا کہ اجر ملیگا یا نہین۔ یہ مقام آخری مقام ہے جہان سلوک کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور اس کے سوا چارہ نہین۔ اس حالت مین کسی سہارے پر اس کے جوش نہین ہوتے کیونکہ جب تک انسان کسی سہارے سے کام کرتا ہے تو ممکن ہے کہ شیطان اس مین کسی وقت دخل دیوے مگر یہان ذاتی محبت کے مقام مین سہارا نہین ہوتا جیسے مان اور بچے کے جو تعلقات ذاتی محبت کے ہین ان مین انسان تفرقہ نہین ڈال سکتا مان کی فطرتی محبت ایک دوسرے سے ملاتی ہے۔ یہ مثل مشہور ہے مان مارے اور بچہ مان مان پکارے اسیطرح اہل اللہ خدا کی مار

کہاں کہاں جا سکتے ہیں بلکہ بار پڑے تو وہ ایک قدم اور بڑھاتے ہیں
دوسرے تعلقات میں خدا کی محبت کا جلال بزور کے
ساتھ نزول نہیں ہوتا جیسے جب انسان کسیکو اپنا نوکر سمجھتا ہے
اور خیال ہوتا ہے کہ یہ نوکری اس لئے کرتا ہے کہ اُس کی اجرت
ملے تو اُس کی طرف محبت کامل کا التفات نہیں ہوتا اور وہ ایک نوکر
...شمار ہوتا ہے مگر جب کوئی شخص خدمت کرتا ہو اور آقا کو معلوم
ہو کہ یہ نوکری کی خواہش سے نہیں کرتا تو آخر کار بیٹوں میں شمار
ہوتا ہے۔

خدا بڑا خزانہ ہے خدا بڑی دولت ہے،

غفلت غیر معلوم اسباب سے ہے بعض وقت انسان نہیں
جانتا اور ایک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اس کے قلب پر
آجاتی ہے اس لئے استغفار ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ
زنگ اور تیرگی نہ آوے عیسائی لوگ اپنی بیوقوفی سے اعتراض کرتے
ہیں کہ اس سے سابقہ گناہوں کا ثبوت ملتا ہے۔ اصل معنی اس کے
یہ ہیں کہ گناہ صادر نہ ہوں۔ ورنہ اگر استغفار سابقہ صادر شدہ
گناہوں کی بخشش کے معنے رکھتا ہے تو وہ بتلا دیں کہ آئندہ
گناہوں کے نہ صادر ہونے کے معنوں میں کونسا لفظ ہے غفر اور
کفر کے ایک ہی معنے ہیں تمام انبیاء اس کے محتاج تھے جتنا کوئی
استغفار کرتا ہے اوتنا ہی معصوم ہوتا ہے اصل معنے یہ ہیں کہ
خدا نے اُسے بچایا معصوم کے معنے مستغفر کے ہیں +

عیسویت کی ترقی پر فرمایا کہ جو ترقی انہوں نے کرنی تھی وہ
کر چکے پورے طور پر انسان کو خدا بنا لیا اگر انسان خدا بن سکتا ہے
تو بگڑ سے کیوں ناراض ہیں بہت خدا بنا دیں گے تو طاقت
زیادہ ہوگی۔

ظہر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی نماز سے
پیشتر ایک خادم نے عرض کی کہ ایک تقریب اس کے
ہاں خوشی ہے اور کچھ کھانے کا انتظام کیا گیا ہے
حضور بھی شام کو تشریف لا کر کھانا وہیں تناول فرما دیں تو عین
سعادت ہے فرمایا کہ دعوت تو اسی لئے اسطے ہوتی ہے مجھے ایسی مرض
ہے کہ دن کے آخری حصہ میں وہ عود کرتی ہے اور میں بالکل
چل پھر نہیں سکتا اسی لئے دیکھتے ہو کہ پھر بیکا وقت صبح کا رکھا
ہے ابھی بھی نماز سے پیشتر پاؤں سرد ہو رہے تھے تو میں دوا
پیکر آیا ہوں۔ خیال آتا ہے کہ گھڑی گھڑی کیا کیوں کہ سرد
ہو رہا ہوں اسی لئے رمضان خزاں آجاتا ہوں اس لئے شام
کو میں جا نہیں سکتا۔ ورنہ دعوت کا رد کرنا تو اچھی بات نہیں
ہے مگر جب بیمار ہو تو انسان مجبور ہے عصر کی نماز حضرت اقدس
نے باجماعت ادا کی +

مغرب کی نماز سے چند منٹ پیشتر ماہ رمضان
کا چاند دیکھا گیا حضور علیہ الصلوۃ والسلام مغرب
کی نماز گذار کر مسجد کی سقف پر تشریف لے گئے کہ چاند
کو دیکھیں اور دیکھا اور پھر مسجد میں تشریف لائے

فرمایا کہ رمضان گذشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کل گیا تھا۔
شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن پ۲، یہی
ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔

صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے
کثرت سے اسمیں مکاشفات ہوتے ہیں صلوۃ تزکیہ
نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے تزکیہ
نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد
حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا
دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے پس انزل
فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے
روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو
محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ
خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے میرے حق میں پیغمبر خدا
نے فرمایا سلمان منا اھل البیت سلمان یعنی الصلحین کہ اس
شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہونگی ایک اندرونی دوسری بیرونی
اور یہ اپنا کام رفق سے کریگا نہ کہ شمشیر سے اور میں مشرب حسین
پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے
جنگ کی میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں ۶
چھ ماہ تک روزے رکھے ٭ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار
کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ
انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن
یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار
سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

نشاط نوجوانی تا بہ سی سال
چو چہل آمد فرو ریزد پر و بال

اب جبکہ چالیس سال گذر گئے دیکھتا ہوں کہ وہ بات نہیں ورنہ
اول میں بٹالہ تک کئی بار پیدل چلا جاتا اور پیدل آتا اور کوئی
کسل اور ضعف مجھے نہ ہوتا اور اب تو اگر ۵ یا ۶ میل بھی جاؤں تو تکلیف
ہوتی ہے چالیس سال کے بعد حرارت عزیزی کم ہونی شروع ہو
جاتی ہے خون کم پیدا ہوتا ہے اور انسان کے اوپر کئی صدمات
رنج و غم کے گذرتے ہیں اب کئی دفعہ دیکھا ہے کہ اگر بھوک کے
علاج میں زیادہ دیر ہو جاوے تو طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے

خدا تعالے کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں
ایک عبادات مالی دوسرے عبادات بدنی
عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو
اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ اور عبادات بدنی
کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے ورنہ ۶۰ سال
جب گذرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء
وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آجاتا ہے یہ ٹھیک کہا کہ پیری
وصد عیب اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اُسکی برکت
بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اُسے
بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎
موئے سفید از اجل آرد پیام
انسان کا یہ فرض ہونا چاہیئے
کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے روزہ کے بارہ
میں خدا فرماتا ہے وان تصوموا خیر لکم یعنی اگر تم روزہ
رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے +

ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا
ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق
اس سے حاصل ہو خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی
ہے اور ہر شئے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے خدا تعالیٰ تو
قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ
کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت
حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔.....
پس میرے نزدیک خوب ہے کہ دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ
ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ
سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں
یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو
خدا طاقت بخشدیگا

اگر خدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ
رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک
اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالےٰ
میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں تو مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اوسے
محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان
میں بیمار ہو جاوے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ
ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے
اپنے آپکو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے جو شخص
کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے
تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا
دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اوس کے لئے روزے رکھیں
گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب
سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر
(اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے) روزہ گران ہے اور وہ اپنے
خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے
کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق حال ہونگے
اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدا کی نعمت کو خود اپنے اوپر گران
گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا

٭ اس مقام پر حضرت اقدس نے وہ تمام قصہ سنایا جو کہ البدر
کے صفحہ ۳ میں درج ہے

دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جیسے اہل دنیا کو دہوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کے رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل ہی نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص سے رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے ملا (کشف میں) اور انہوں نے کہا تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل۔ اسیطرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اوسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔ —— یہ لوگ ہیں کہ تکلف سے اپنے آپکو مشقت سے محروم رکھتے ہیں اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اوس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اوس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت ہے ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو کہ جو آگ میں گرنا چاہتے ہیں تو (نظر خدا) آگ سے بچاتا ہے اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں یہ سلم ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آوے اس سے انکار نہ کرے۔ اگر آنحضرت صلعم اپنی عصمت کے فکر میں خود لگتے تو واللہ یعصمک من الناس کی آیت نہ نازل ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا یہی سر ہے۔ پھر نماز عشا ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

(اوپر کی تقریر فارسی زبان میں تھی ہم نے افادۂ عام)
(کی خاطر اردو میں ترجمہ کر کے لکھی ہے)

ایڈیٹر

مورخہ ۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ابتدائے ماہ رمضان ملتوی رہی۔

ظہر و عصر کے اوقات میں کوئی بات قابل اشاعت نہیں ہوئی صرف عصر کیوقت جب حضور کی خدمت میں یہ بات پیش کی گئی کہ ثناءاللہ لکہتا ہے کہ میری موت کی پیشگوئی کرو تو حضور نے فرمایا کہ یہ حیلہ ہے ورنہ وہ جانتا ہے کہ ہم گورنمنٹ سے معاہدہ کر چکے ہیں کہ موت کی پیشگوئی نہ کرینگے اس لئے دیدہ دانستہ لکہتا ہے ورنہ ہم نے جو لکہدیا ہے وہ خود حسب شرائط شائع کر دے کہ جو کاذب ہے وہ پہلے مر جاوے اسے اسطرح لکھنے سے کیوں خوف آتا ہے اسطرح نہ لکھنا اور ہمیں لکھنا کہ پیشگوئی کریں یہ صرف حیلہ جوئی ہے۔

مورخہ ۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ابتدائے رمضان ملتوی رہی۔

ظہر کے وقت حافظ غلام رسول صاحب مدرس وزیرآبادی اپنے حالات قبل از نماز حضرۃ اقدس کو سناتے رہے۔

عصر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر نہیں ہوا

مغرب و عشا۔ نماز مغرب باجماعت ادا کرنے اور پھر کہانا تناول فرمانیکے بعد حضرت اقدس تشریف لائے تو ایک شخص سے اپنے بیعت لی۔ بعد ازاں ماسٹر عبدالرحمن صاحب نو مسلم تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان عیسائی پرچہ اپی فینی سے ایک مضمون سناتے رہے جو کہ مسیحی انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں سے لفظ ذنب کے معانی پر مخالفانہ رنگ میں لکھا ہے کہ ذنب ایک ایسا لفظ ہے جو کہ قرآن میں کبائر گناہ پر بولا گیا ہے اور میرزا صاحب اس کے معانی وسعت دیکر جب لفظ نبیوں کے حق میں آوے تو اس کے اور معنے کرتے ہیں اور جب عوام الناس پر بولا جاوے تو اور معنی کرتے ہیں اور یہ لفظ اپنے معانی پر استعمال ہوتا ہے کہ گذشتہ گناہ جو انسان کر چکا ہو اوس کی معافی طلب کی جاوے اس سے اس نے استدلال کیا ہے کہ ضرور ہے کہ پیغمبر خدا (محمد صلعم) سے گناہ سرزد ہوئے ہوں۔ اس کے جواب میں حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر استغفار کے یہ معنے ہیں کہ گذشتہ گناہوں سے معافی ہو تو پھر بتلا دیں کہ آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے کے لئے کونسا لفظ ہے۔ گناہ سے حفاظت یعنی عصمت تو انسان کو استغفار سے ملتی ہے کہ انسان خدا سے چاہے کہ ان قوائے کا ظہور اور بروز ہی نہ ہو جو معاصی کی طرف کھینچے ہیں کیونکہ جیسے انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ گذشتہ گناہ اس کے بخشے جاویں اسیطرح اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ آئندہ اوس کے قوائے سے گناہ کا ظہور و بروز نہ ہو۔ یہ مسئلہ بھی قابل دعا کے ہے ورنہ یہ کیا بات ہے کہ جب گناہ میں مبتلا ہو تو اوس وقت تو دعا کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا نہ کرے اگر انجیل میں یہ دعا نہیں ہے تو پھر وہ کتاب ناقص ہے انجیل میں لکھا ہے مانگو تو دیا جاویگا پس آنحضرت صلعم نے استغفار مانگا آپکو دیا گیا۔ مسیح نے نہ مانگا ان کو نہ دیا گیا۔ غرضیکہ طبعی تقسیم قرآن نے کی ہے کہ گناہ سے حفاظت کے ہر ایک پہلو کو دیکھکر استغفار کا لفظ رکھا ہے کیونکہ انسان دونو راہ کا محتاج ہے کبھی گناہ کی معافی کا کبھی اس امر کا کہ وہ قوائے ظہور و بروز نہ کریں ورنہ یہ کب ممکن ہو کہ قوائے خدا کی حفاظت کے بغیر خود بخود نیکے رہیں وہ کتاب کامل ہے جس نے دونوں قسم کی تعلیم بتلائی اور عقل اور ضرورت خود دونوں قسم کی دعا کا تقاضا کرتی ہے پھر دیکھو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی کے ہاتھ پر توبہ بھی نہیں کی کہ آپکا گنہگار رہنا ثابت ہو حالانکہ مسیح نے تو یحییٰ کے ہاتھ پر گناہوں کی توبہ کی اور ان سے تو یحییٰ ہی اچہا رہا جس نے کسیکی بیعت نہ کی اب بتلاؤ کس کا گنہگار ہونا ثابت ہے اور اگر مسیح گناہ سے صاف تہا تو اس نے غوطہ کیوں لگایا اور پھر روح القدس کا کبوتر ابتداہی سے کیوں نہ نازل ہوا۔

پھر استغفار کے معانی پر حضرت اقدس اور آپکے برگزیدہ احباب وہ آیات قرآنی تلاش کر کے سناتے رہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ استغفار کی دعا آئندہ خطاؤں سے حفاظت کے لئے ہے اور پھر تلاش کرتے کرتے انجیل میں سے بھی ایسی آیات نکل آئیں جس میں مسیح نے آئندہ گناہ سے بچنے کے لئے دعا مانگی ہوئی ہے اس کے متعلق مفصل مضمون ریویو آف ریلیجنز میں نکلنے والا ہے پھر نماز عشا گذار کر حضرت اقدس تشریف لے گئے

---

۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی

سیر بوجہ ماہ رمضان سیر ملتوی رہی۔

ظہر اس وقت بھی حضرۃ اقدس نماز میں شامل ہوئے

عصر مغرب و عشا بوجہ ناسازی طبع ان اوقات میں حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے اور نہ آجکے دن کوئی بات قابل اشاعت ذکر ہوئی۔

۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر آج حضرۃ اقدس کی طبیعت کل سے نسبتاً تندرست تھی چنانچہ آپنے نماز باجماعت ادا کی۔

جمعہ آپنے مسجد اقصیٰ میں ادا کیا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے خطبہ پڑھا جس کا خلاصہ برائے افادۂ ناظرین ذیل میں درج ہے

یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ کے اس امت پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ہر ایک انسان دکھ دینے والی اور مضر اشیاء سے بچاؤ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ یہاں پر بھی وہی تتقون ہے جو کہ اس آیت میں ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی عجیب عبادت ہے اور غرض یہ ہے کہ تقویٰ کی صفت میں انسان قوی ہو جاوے۔ سارا قرآن جس قدر تقویٰ کی تائید میں بھرا ہوا ہے اوتنا کسی اور شے سے نہیں اصل غرض قرآن کی

تقویٰ سکہاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا مور پیدا ہو اور اس کے حکموں سے انسان کا تعلق بندھ. صفات الٰہی کے سامنے حیا پیدا ہو جاوے جیسے اُسے عالم. لطیف. خبیر. اور بصیر مانتا ہے اور تمام صفات حسنہ باری تعالیٰ اُس کے سامنے ہیں اسیطرح حیا بھی اس کے سامنے پیدا ہو جاوے اس کے لئے جیسی تدبیر روزہ کی ہے ویسی کوئی نہیں ہے. ہر ایک آدمی کے ہر ایک خواہش کے سامان موجود ہیں پینے کیواسطے چاء یا شربت کہانے کیواسطے نفیس کہانے معاشرت کے واسطے بیوی مگر اسکے منہہ اور ہر ایک قوائے پر مہر ہے اور وہ ان چیزوں سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا اور وہ کہتا ہے کہ میرے خدا نے حکم دیا ہے کہ سحری سے لیکر غروب آفتاب تک کہانہ پی اور نہ اور کچھہ کرے. تو یہ بظاہر ایک موٹا حکم ہے. ایک عامی آدمی بھی اگر اکیلا ہو اور کسی مکان کے اندر ہو اور اُسے پیاس لگی ہو اور خوشگوار پانی موجود ہو تو وہ روزہ توڑتا نہیں ایسا مسلمان کوئی نہ ہوگا کہ روزہ رکہکر پہر اُسے دلیری ہو کہ کچھہ کہا پی لیوے خدا نے یہ ایک مشق بتلائی ہے کہ لوگ اس کی حقیقت پر غور کریں جیسے ایک روزہ دار باوجود پیاس ہونے کے پہر پانی نہیں پیتا باوجودیکہ پانی موجود ہے اس لئے کہ اُسے خدا نے حرام کیا ہے تو پہر دوسرے محرمات کی طرف وہ کیوں دلیری کریگا خدا نے جیسے کہانے پینے کی اشیاء کو روزہ میں حرام کیا ہے ویسے ہی چوری. غیبت چغلی اور بدنظری کو حرام کیا ہے. چاہئے کہ ہاتہہ سے کسیکو ایذا نہ دیں اور پاؤں سے کسی بدکاری کی جگہ چلکر نہ جاویں روٹی اور پانی کا چہوڑ دینا تو ایک موٹی بات ہے اور اصل میں یہ سبق ہے اس بات کا کہ انسان خدا کی کل محرمات سے بچا رہے جس نے اس بات کو نہیں سمجہا اس نے کیا روزہ رکہا. کیا خدا کو ہماری بہوک اور پیاس سے مزا آتا ہے وہ تو فرماتا ہے کہ یہ سب اس لئے ہے کہ لعلکم تتقون تاکہ تم گناہوں سے بچو رہو گناہ سے بڑہکر انسان کے وجود کو خراب کرنے والی اور کوئی شئے نہیں اور اس کے لئے تریاق روزہ ہے جس سے انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق بندھ جاتا ہے لیکن اگر کوئی صرف موٹی بات بہوک پیاس کو چہوڑتا ہے اور اوس پر کوئی ترقی نہیں کرتا تو افسوس ہے کہ اس کے روزہ نے خدا کے ہاں کوئی مول نہ پایا. جیسے اگر ایک مکان میں سوراخ موجود ہوں تو چور آسانی سے اُس کے اندر داخل ہو سکتا ہے اسیطرح آنکہہ کان مُنہہ اور شرمگاہیں یہ سوراخیں ہیں کہ جن سے شیطان اندر گہسکر ایمان کے مال متاع کو لوٹتا ہے. آنکہہ نامحرم کی طرف ایسی جاتی ہے جیسے بکری سبزی کو دیکہکر جا پڑتی اور اُسے کوئی خیال حلال و حرام کا نہیں ہوتا اسیطرح مُنہہ ہے کہ زبان سے بے ساختہ باتیں جو جی میں آویں نکلتی جاتی ہیں اور اُسے خبر نہیں کہ خدا کے فرشتہ ایک ایک لفظ کو لکہہ رہے ہیں. لہذا ہماری جماعت کو چاہئے کہ ان ایام میں خصوصا کوشش کریں اور تقویٰ کی باریک راہوں کی نگہداشت کریں۔

عصر مغرب و عشا عصر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی مغرب کی نماز ادا کر کے اور کہانا تناول فرما کر حضرت اقدس نے مجلس کی مدراس میں ایک مخلص عہدہ دار حضرۃ اقدس کے غیبی عاشق ہیں اور ان پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے.

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ✦ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

ایک کذاب نے ان کو خبر سنائی کہ قادیان میں طاعون ہے حالانکہ میرزا صاحب نے کہا تہا کہ طاعون وہاں نہ آویگی اُنکے ایمان نے صرف اس شنید پر یہ تقاضا کیا کہ ایک نامہ حضرۃ اقدس کی خدمت میں انہوں نے روانہ کیا جو پڑہکر سنایا گیا اس میں درج تہا کہ اس خبر کے سننے سے میرے ایمان میں ترقی ہوئی ہے اور قادیان میں طاعون اس لئے آئی ہو کہ خدا تعالیٰ سچے مومنوں اور دوسرے لوگوں میں تمیز کر کے دکہلانا چاہتا ہے اور جو جو خبریں ان کو غلط پہونچی ہیں ہر ایک ان کی زیادت ایمان کا باعث ہوئی ہیں حضرت اقدس نے انکے اخلاص کی تعریف کی اور فرمایا کہ اُن کو اصل واقعات سے اطلاع دیکر اس شخص کا کذاب ہونا جتلا دیا جاوے. اس کے بعد معمولی باتیں رہیں اور حضرت اقدس. عشا کی نماز پڑھ کر تشریف لے گئے ✦ ۵

مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی.

ظہر اسوقت تشریف لاکر حضرت اقدس نے بیان کیا کہ رات کو میری ایسی حالت تہی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تہا کہ میرا آخری وقت ہے اسی حالت میں میری آنکہہ لگ گئی تو کیا دیکہتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ ۳ بہینسے آئے ہیں ایک اُن میں سے میری طرف آیا تو میں نے اُسے مار کر ہٹا دیا پہر دوسرا آیا تو اُسے بہی ہٹا دیا. پہر تیسرا آیا اور وہ ایسا پرزور معلوم ہوتا تہا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہہ ایک طرف پہیر لیا میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجہا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں میں وہاں سے بہاگا اور بہاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بہی میرے پیچہے بہاگے گا مگر میں نے پہر کر نہ دیکہا اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی ✦

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑہیگا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہو گی.

ایک آریہ میرے پاس دوا لینے آیا کرتا ہے میں نے اسے یہ خواب سنائی تو اس نے کہا کہ مجھے بھی لکہہ دو میں نے لکہدیا اور اُس نے یاد کر لیا اس خواب کے بعد پہر کیا دیکہتا ہوں کہ ایک گہوڑ یکا سوار ملا جب میں گہر کے قریب آیا تو ایک شخص نے میرے ہاتہہ پر پیسہ رکہی میں نے خیال کیا کہ اس میں دوانی چونی بہی ہو گی آگے آیا تو دیکہا کہ بجو (فضل نشان) کشمیری عورت بیٹہی ہے. پہر جب مسجد میں گیا تو دیکہا کہ ہزارہا آدمی بیٹہے ہیں اور کپڑے سب کے پرانے معلوم ہوتے ہیں. مسجد میں اور آگے بڑہا تو دیکہا ایک جنازہ رکہا ہوا ہے اس کی بڑی سی چارپائی ہے یہ معلوم نہیں کہ کس کا جنازہ ہے. یہ رویا آپنے سنائی اور پہر نماز پڑہکر تشریف لے گئے.

عصر اس وقت آپنے نماز باجماعت ادا کی اور کوئی قابل اشاعت ذکر نہیں ہوا ✦

مغرب و عشا آپ مغرب کی نماز ادا کر کے تشریف لے گئے اور پہر کوئی ایک گہنٹہ کے بعد تشریف لائے فرمایا کہ آج جو مجھے خواب میں الہام سے کلمات بتلائے گئے ہیں میں نے ارادہ کیا ہے کہ انکو نماز میں دعا کیطور پر پڑہا جاوے اور میں نے خود تو پڑہنے شروع کر دئے ہیں ✦

سوء ظن بدظنی پر آپنے فرمایا کہ دوسرے کے باطن میں ہم تصرف نہیں کر سکتے اور اس طرح کا تصرف کرنا گناہ ہے انسان ایک آدمی کو بدخیال کرتا ہے اور پہر آپ اس سے بدتر ہو جاتا ہے کتابوں میں میں نے ایک قصہ پڑہا ہے کہ ایک بزرگ اہل اللہ تھے انہوں نے ایک دفعہ عہد کیا کہ میں اپنے آپکو کسی سے اچہا نہ سمجہوں گا. ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پہونچے کہ ایک شخص ایک جوان عورت کیساتھ کنارے پر بیٹہا روٹیاں کہا رہا ہے اور ایک بوتل پاس ہے اس میں سے گلاس بہر بہر کر پی رہا ہے ان کو دور سے دیکہکر اس نے کہا کہ میں نے عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچہا نہ خیال کروں گا مگر ان دونوں سے تو میں اچہا ہی ہوں. اتنے میں زور سے ہوا چلی اور دریا میں طوفان آیا ایک کشتی آ رہی تہی وہ غرق ہو گئی وہ مرد جو کہ عورت کیساتہہ روٹی کہا رہا تہا اوٹہا اور غوطہ لگا کر ۶ آدمیوں کو نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی پہر اُس نے اس بزرگ کو مخاطب ہوکر کہا کہ تم اپنے آپکو مجہہ سے اچہا خیال کرتے ہو میں نے تو ۶ کی جان بچائی ہے اب ایک باقی ہے اُسے تم نکالو. یہ سنکر وہ بہت حیران ہوا اور پہر اوس سے پوچہا کہ تم نے بیتر اضمیر کیسے پڑھ لیا اور یہ معاملہ کیا ہے. تب اوس جوان نے بتلایا کہ اس بوتل میں اسی دریا کا پانی ہے شراب نہیں ہے اور یہ عورت میری ماں ہے اور میں ایک ہی اس کی اولاد ہوں قویٰ اس کے مضبوط ہیں اس لئے جوان نظر آتی ہے خدا نے مجھے مامور کیا تہا کہ میں اسیطرح کروں تاکہ تجہے سبق حاصل ہو.

پہر فرمایا کہ خضر کا قصہ بہی اسی بنا پر معلوم ہوتا ہے سوء ظن جلدی سے کرنا اچہا نہیں ہوتا تصرف فی العباد ایک نازک امر ہے اُس نے بہت سی قوموں کو تباہ کر دیا انہوں نے انبیاؤں اور اُن کے اہل بیت پر بدظنیاں کیں ✦

اس کے بعد سول ملٹری کا اخبار سنتے رہے اور دیگر احباب ذکر اذکار سناتے رہے پہر نماز عشا پڑہکر حضرۃ اقدس تشریف لے گئے

---

۶ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ. فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی. ظہر و عصر کیوقت بہی حضرۃ اقدس نمازوں میں شامل ہوئے. مغرب اور عشا کی نماز ادا کے بعد

مورخہ ۸ر دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔
ظہر کے وقت بھی آپ شامل جماعت ہوئے۔
عصر اس وقت نماز سے قبل آپ نے ایک رؤیا سنائی۔

رؤیا

مین دیکھتا ہون کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین پولی ہے اور اسکے نیچے ایک غار سی چلی جاتی ہے مین نے اس مین پاؤن رکھا تو دھس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر مین نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ پھر ایک جست کر کے مین اوپر آ گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مین ہوا مین تیر رہا ہون اور ایک گڑھا ہے مثل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہان سے نواب صاحب کا گھر اور مین اوس پر ادھر سے اودھر اور اودھر سے ادھر تیر رہا ہون۔ سید محمد احسن صاحب بکنارہ پر تھے مین نے انکو بلا کر کہا کہ دیکھ لیجئے کہ عیسیٰؑ تو پانی پر چلتے تھے اور مین ہوا پر تیر رہا ہون اور میرے خدا کا فضل اون سے بڑھکر مجھ پر ہے حامد علی میرے ساتھ ہے اور اس گڑھے پر ہم نے کئے پھیری کئے نہ ہاتھ نہ پاؤن ہلانے پڑتے ہین اور بڑی آسانی سے ادھر اودھر تیر رہے ہین ایک بجنے مین ۲۰ منٹ باقی تھے کہ مین نے یہ خواب دیکھا۔

مغرب و عشا کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور پھر کہانا تناول فرما کر آپ تشریف لائے۔ ایک شخص امرتسری نے حضرت اقدس کو بہت فحش اور گندی گالیان دی تہین ایک باغیرت آپکے مخلص خادم نے اسکا جواب درشتی سے دینا چاہا تہا حضرت اقدس نے فرمایا کہ جوش کے مقابلہ پر جوش ہو تو فساد کا باعث ہوتا ہے اور بات وہ کرنی چاہئے جس سے لڑائی کا خاتمہ ہو۔ اگر ہم بدی کا جواب اوس حد تک کی بدی سے دیوین تو پھر ہمارے کاروبار مین برکت نہین رہتی جوش اور اشتعال کے وقت کے لکھے ہوئے مضامین مین فصاحت و بلاغت جاتی رہتی ہے۔ فصاحت اور بلاغت نرمی کا بیٹا اور فرزند ہے جس قدر نرمی ہوگی اسیقدر عبارت فصیح ہوگی اہل حق کو درہم برہم نہ ہونا چاہئے گندی بات قابل جواب ہی نہین ہوا کرتی۔

اخلاق ۔ اصحاب کبار مین سے ایک نے ایک رطب کی حضرۃ اقدس اسی وقت خود اٹھکر اندر تشریف لے گئے اور وہ شے لا کر دی پھر نماز عشا ہوئی اور آپ ادا کر کے تشریف لے گئے۔

مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔
ظہر و عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد آپکو بذریعہ خط کے علم ہوا کہ رسل بابا امرتسری بعارضہ طاعون فوت ہو گیا ہے اس پر آپ مولوی محمد علی صاحب کے مکان مین آکر گفتگو فرماتے رہے اور فرمایا کہ گذشتہ شب کو مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ (الہام)

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْم

پھر اس کے بعد الہام ہوا

سَلَامٌ عَلٰی اَمْرِكَ صِرْتَ فَائِزًا

یعنی اے ابراہیم تجھ پر سلام تیرے کاروبار پر سلامتی ہو اور تو بامراد ہو گیا۔ اسی اثنا مین عصر کا وقت آ گیا تو آپ نے مسجد مین تشریف لا کر یہ الہام پھر سنایا اور رسل بابا کی موت پر ذکر ہوتا رہا کہ

یخرج الصدور الی القبور

کا الہام بھی اس پر صادق آتا ہے اور الہام مین صدور کا لفظ ہے جو کہ جمع پر دلالت کرتا ہے اور جمعہ کے دن جب مین بیمار تہا تو مجھے یہ الہام ہوا تہا۔ (الہام)

یموت قبل یومی ھذا

یعنی یہ میرے اس دن سے پیشتر مریگا یوم سے مراد جمعہ کا دن ہے جو کہ اصل مین خدا کا دن ہے۔ پھر فرمایا کہ ان ۳ سالون مین خوارق عادت ترقی ہوئی ہے براہین مین یہ پیشگوئی ہے کہ مین تمہارے لئے گروہ طیار کرون گا وہ انہی ۳ سالون مین طیار ہوئی پھر آپ عصر کی نماز گذار کر تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب و تناول طعام حضور انور تشریف لائے اور ٹروٹی کا اخبار اور میان فتح الدین صاحب کی نظم سنتے رہے۔

دمشق کے لفظ پر فرمایا کہ اصل مین تثلیث کی جڑ دمشق ہے یہ راز کی بات ہے اور سمجھنے کے قابل ہے مگر ہمارے مخالف خیال نہین کرتے دمشق سے مشرقی طرف اترنے کے یہی معنی ہین کہ وہ تثلیث کا استیصال کریگا **شرق** ہمیشہ **غرب** پر غالب ہوتا ہے۔ پھر عشا کی نماز پڑھکر تشریف لے گئے

میان غلام رسول حجام اور باورچی

حضرۃ اقدس کے ایک مخلص خادم کئی سال سے ہین جب سے رسالہ دافع البلاء شائع ہوا ہے انکے جمعیاون نے اپنے اپنے گھرون سے انکو صرف اس لئے جواب دیدیا ہے کہ وہ کیون حضرۃ مرزا صاحب کے معتقد ہین اسطرح سے جس قدر تکالیف معاش کی ان کو پہونچی ہین اس کو وہ قریباً ہفتہ وار آکر حضرۃ کی خدمت مین بیان کرتے ہین آخر حضرۃ اقدس سے اجازت حاصل کرنیکے بعد وہ اس امر کا اعلان کرتے ہین کہ احمدیہ جماعت کے ذی استطاعت اصحاب اپنی شادی اور خوشی وغیرہ کی تقریبون پر اگر چاہین تو ان کو بلوا کر ہر ایک قسم کا کہانا جو ایسے موقعہ پر پکتا ہے ان سے پکوا لیا کرین اور اس طرح کی نصرت اور ہمدردی سے وہ ثواب دارین حاصل کرین اسصورت مین انکے اخراجات سفر و حقوق خدمت انہی اصحاب کے ذمے ہونگے جو ان کو طلب کرینگے۔ ان کا پتہ یہ ہے

متصل حویلی کلکتیان کٹرہ بہنگیان امرتسر

خبرین

ریاست حیدر آباد دکن کی سرحد کی پیمائش کے لئے ایک مشترکہ کمیشن قائم ہوئی ہے جس مین انگریزی افسر اور ریاستی افسر ملکر کام کرینگے۔

۲۹ر نومبر کو ریلی برادرس کمپنی کے کارخانہ سن واقعہ چت پور روڈ کلکتہ مین آگ لگی ۶ لاکھہ روپے کا نقصان ہو۔ مگر اس کارخانہ کا بیمہ ہوا ہوا تہا۔

۲۳ر نومبر کو گجراتیون کے مشہور مندر واقعہ پونہ مین آگ لگی جلکر خاکستر ہو گیا لاکھہ روپے کے قریب نقصان ہوا ہے مگر کوئی جان تلف نہین ہوئی۔

ہندوستان کا سکہ جسپر شاہ معظم کی تصویر ہوگی غالباً ماہ آئندہ جنوری مین جاری ہو جاویگا۔

۲۵ر نومبر کو مسٹر ٹاٹا کے کارخانہ روئی واقع وردہ مین آگ لگی جسمین سوا لاکھہ روپے کی روئی تھی اور اس کارخانہ کا بیمہ نہین ہوا تہا۔

امرتسر کی تحصیل ترنتارن مین وبائے طاعون نمودار ہو گئی ہے ہوشیارپور مین بھی طاعون کا زور ہے۔

ریاست پونچھ مین وبائے طاعون نمودار ہونے کے باعث ریاست کشمیر کے رزیڈنسی سرجن صاحب کی تحریک سے راجہ صاحب نے اول خود ٹیکہ لگوا کر دوسرون کو ترغیب دلائی۔

۱۲ر نومبر کو بعد عصر ایک عیسائی صاحب جوشن سکول لودی پور مین ماسٹر تہے معہ اپنی بی بی اور بچون کے مشرف بالاسلام ہوئے

سلطان المعظم نے دار الخیر حمیدیہ کے نام ایک یتیم خانہ طیار کرنے کا حکم دیا ہے جس مین یتیم اور نادار لڑکون کو دستکاری اور حرفت کی تعلیم ہوگی۔

مانچسٹر مین ایک نومسلم کا جنازہ اول دفعہ اسلامی طریق پر شہر سے گذرا۔

پیرس مین ایک ۱۹ سالہ دوشیزہ لڑکی ہے جو ۲۱ مختلف زبانون مین امتحان پاس کر کے سندات حاصل کر چکی ہے اس نے ایسے شخص سے شادی کا اعلان دیا ہے جو علم زبان مین اس سے فوقیت لے جاوے ایک جرمنی نوجوان نے مقابلہ منظور کیا ہے

۲۰ر دسمبر کو انگریزی فوج شنگہائی چھوڑ دیوگی اور آئندہ فروری تک فرنچ اور جرمن فوجین بھی اسے خالی کر جاوین گی

اعجاز احمدی کا بقیہ

مضمون

مگر مین ہر ایک پہلو سے منکر پر اتمام حجت چاہتا ہون یا الٰہی تو جو ہمارے کاروبار کو دیکھ رہا ہے اور ہمارے دلون پر تیری نظر ہے اور تیری عمیق نگاہون سے ہمارے اسرار پوشیدہ نہین تو ہم مین اور مخالفون مین فیصلہ کر دے اور وہ جو تیری نظر مین صادق ہے اس کو ضائع مت کر کہ صادق کے ضائع ہونے سے ایک جہان ضائع ہوگا اے میرے قادر خدا تو نزدیک آجا اور اپنی عدالت کی کرسی پر بیٹھ اور یہ روز کے جھگڑے قطع کر۔ ہماری زبانین لوگون کے سامنے ہین اور ہمارے دلون کی حقیقت تیرے آگے منکشف ہے مین کیونکر کہون اور کیونکر میرا دل قبول کرے کہ تو صادق کو ذلت کے ساتھ قبر مین اتار دے گا اور نشانہ زندگی والے کیونکر فتح پائین گے تیری ذات کی مجھے قسم ہے کہ تو ہرگز ایسا نہین کرے گا۔ اور جسقدر مولوی ثناء اللہ صاحب نے خلاف واقعہ اعتراضات اور جھوٹی تہمتون سے موضع مُد کے جلسے مین میری توہین کی ہے وہ تمام میرے شکوے خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں اور مجھے اس تکذیب کا کچھ رنج بھی نہین کیونکہ جب کہ وہ حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی کذاب قرار دیتے ہین تو اگر مجھے بھی کذاب کہین تو انپر کیا گلہ کرنا چاہیئے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ خدا کے اس سوال پر کہ کیا تو نے ہی کہا تھا کہ مجھ اور میری ماں کو خدا کر کے مانا کرو۔ عیسیٰ نے جھوٹ بولا یعنی ایسا جواب دیا کہ سراسر جھوٹ تھا کیونکہ انہون نے کہا کہ جب تک مین اپنی امت مین تھا تو انپر گواہ تھا اور جب تو نے وفات دیدی تو پھر تو ان پر رقیب تھا مجھے کیا معلوم کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔ اور ظاہر ہے کہ اس شخص سے زیادہ کون کذاب ہو سکتا ہے جو قیامت کے دن جب عدالت کے تخت پر خدا بیٹھیگا اس کے سامنے جھوٹ بولے گا کیا اس سے بدتر کوئی اور جھوٹ ہوگا کہ وہ شخص جو قیامت سے دوبارہ پہلے دنیا مین آئے گا اور چالیس برس دنیا مین رہیگا اور نصاریٰ کے ساتھ لڑائیان کرے گا اور صلیب کو توڑے گا اور خنزیر دن کو قتل کریگا اور تمام نصاریٰ کو مسلمان کر دیگا وہی قیامت کو ان تمام واقعات سے انکار کر کے کہے گا کہ مجھے خبر نہین کہ میرے بعد کیا ہوا اور اس طرح پر خدا کے سامنے جھوٹ بولیگا اور ظاہر کریگا کہ مجھے اس وقت سے نصاریٰ کی حالت اور ان کے مذہب کی کچھ بھی خبر نہین جب سے تو نے مجھے وفات دیدی دیکھو یہ کیسا گندہ جھوٹ ہے اور خدا کے سامنے اس طور سے حضرۃ مسیح کذاب ٹھیرتے ہین یا نہین قرآن شریف کھولو اور آیت **فلما توفیتنی** کو آخر تک پڑھ جاؤ اور پھر کہو کہ تم نے عیسیٰ علیہ السلام کو کذاب قرار دیا یا نہین۔

مگر اس پر کیا افسوس کرین کیونکہ آپ لوگون کے نزدیک تو خدا بھی کاذب ہے، خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات آیت **فلما توفیتنی** مین صاف طور پر بیان کر دی اور تصریح حضرت عیسیٰ کا یہ عذر پیش کر دیا کہ میری وفات کے بعد یہ لوگ بگڑے ہین پس خدا سمجھا رہا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ فوت نہین ہوئے تو عیسائی ابھی اب تک نہین بگڑے کیونکہ عیسائیون کا راہ راست پر رہنا صرف ان کی حیات تک ہی وابستہ رکھا گیا تھا اور عیسائیون کی ضلالت کی علامت حضرت عیسیٰ کی وفات ٹھیرائی گئی تھی اب کہو اس صورت مین آپکے نزدیک خدا کیونکر سچا ٹھہر سکتا ہے جسکا بیان باور نہین کیا گیا۔

اور ایسا ہی آیت **ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل** مین سب نبیون کی وفات ایک مشترک لفظ مین جو خلت ہے خدا نے ظاہر کی تھی اور حضرت عیسیٰ کے لئے کوئی خاص لفظ استعمال نہین فرمایا تھا یہ بھی نعوذ باللہ آپ لوگون کے نزدیک خدا کا ایک جھوٹ ہے یہ وہی آیت ہے جس کے پڑھنے سے حضرت ابوبکر نے آنحضرت صلعم کی وفات ثابت کی تھی ابوبکر کی بھی یہ منطق خوب تھی کہ باوجودیکہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ بیٹھا ہے پھر وہ لوگون کے سامنے یہ آیت پڑھتا ہے یہ کس قسم کی تسلی دیتا ہے کیا اس کو معلوم نہیں کہ عیسیٰ تو زندہ آسمان پر بیٹھا ہے اور پھر دوبارہ آئیگا اور چالیس برس رہے گا عیسیٰ کی وہ عمر اور افضل الرسل کی یہ عمر **تلك اذا قسمة ضيزى**

اور صحابہ بھی خوب سمجھ کے آدمی تھے جو اس آیت کے سننے سے ساکت ہوگئے اور کسی نے ابوبکر کو جواب نہ دیا کہ حضرت آپ یہ کیسی آیت پڑھ رہے ہین جو اور بھی ہمین حسرت دلاتی ہے عیسیٰ تو آسمان پر زندہ اور پھر آنیوالا اور ہمارا پیارا نبی ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا۔ اگر عیسیٰ اس قانون قدرت سے باہر اور ہزار ہا برس کی عمر پانیوالا اور پھر آنیوالا ہے تو ہمارے نبی کو یہ نعمت کیون عطا نہ ہوئی اور سچ تو یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ نے جو اس وقت تمام حاضر تھے ان مین سے ایک بھی غائب نہ تھا اس آیت کے یہی معنے سمجھے تھے کہ **تمام انبیا فوت ہو چکے ہین** اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہین تھی عیسائیون کے اقوال سنکر جو اردگرد بستے تھے پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابوہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہین رکھتا تھا لیکن جب حضرت ابوبکر نے جنکو خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا یہ آیت پڑھی تو سب صحابہ پر موت جمیع انبیاء ثابت ہوگئی اور وہ اس آیت سے بہت خوش ہوئے اور ان کا وہ صدمہ جو ان کے پیارے نبی کی موت کا ان کے دل پر تھا جاتا رہا اور مدینہ کی گلیون کو چون مین یہ آیت پڑھتے پھرے اسی تقریب پر حسان بن ثابت نے مرثیہ کے طور پر آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی مین یہ شعر بھی بنائے

شعر

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي
فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ
فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

یعنی تو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھون کی پتلی تھا۔ مین تو تیری جدائی سے اندھا ہو گیا۔ اب جو چاہے مرے عیسیٰ ہو یا موسیٰ۔ مجھے تو تیری ہی موت کا ڈر تھا یعنی تیرے مرنے کے ساتھ ہم نے یقین کر لیا کہ دوسرے تمام نبی مر گئے ہمین ان کی کچھ پرواہ نہین مصرعہ

عجب تھا عشق اس دل مین محبت ہو تو ایسی ہو

پھر آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اس طرح پر جھوٹا قرار دیتے ہین کہ خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ اور اس کی ماں کو ہم نے ایک ٹیلہ پر جگہ دی جس مین صاف پانی بہتا تھا یعنی چشمے جاری تھے بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظیر تھی جیسا کہ فرماتا ہے **وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ** یعنی ہم نے واقعہ صلیب کے بعد جو ایک بڑی مصیبت تھی عیسیٰ اور اس کی ماں کو ایک بڑے ٹیلہ پر جگہ دی جو بڑے آرام کی جگہ اور پانی خوشگوار تھا یعنی خطۂ کشمیر۔ اب اگر آپ لوگون کو عربی سے کچھ بھی مس ہو تو آپ سمجھ سکتے ہین کہ اوی کا لفظ اسی موقعہ پر آتا ہے کہ جب کسی مصیبت پیش آمدہ سے بچا کر پناہ دیجاتی ہے یہی محاورہ تمام قرآن شریف مین اور تمام اقوال عرب مین اور احادیث مین موجود ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی تمام عمر مین صرف صلیب کی ہی مصیبت پیش آئی تھی اور حدیث سے ثابت ہے کہ مریم کو تمام عمر مین اسی واقعہ سے سخت غم پہونچا تھا۔ پس یہ آیت بلند آواز سے پکار رہی ہے کہ اس واقعہ صلیب کے بعد خدا تعالیٰ نے اس آفت سے حضرت عیسیٰ کو نجات دیکر اس موذی ملک سے کسی دوسرے ملک مین پہنچا دیا تھا جہان پانی صاف کے چشمے بہتے تھے اور اونچا ٹیلہ تھا اب سوال یہ ہے کہ کیا آسمان پر بھی کوئی چشمہ دار ٹیلہ ہے جسپر خدا تعالیٰ نے واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کو جا بٹھایا اور ماں کو بھی اور حضرۃ مسیح کے سوانح مین غور کر کے کوئی نظیر تو پیش کرو کہ کسی مصیبت کے بعد انہیں ایسے ملک مین جگہ دی گئی ہو جو آرام گاہ اور جنت نظیر ہو اور بڑا ٹیلہ ہو تمام دنیا سے بلند اور چشمے جاری ہون پس آپ کے خیال کے رو سے خدا تعالیٰ نعوذ باللہ صریح جھوٹا ٹھہرتا ہے کہ وہ تو صلیب کے بعد ٹیلہ کا ذکر کرتا ہے جس مین عیسیٰ اور اس کی ماں کو جگہ دی گئی اور آپ لوگ خواہ مخواہ اس کو آسمان پر بٹھاتے ہین اور محض بیکار۔ بھلا بتلاؤ تو سہی کہ نبی ہو کر اتنی مدت کیون بیکار بیٹھ رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

مطبع الصدیق قادیان دار الامان باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چھپکر شائع ہوا۔